

حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری کی رحلت

سید محمد کفیل بخاری

محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ کے فرزند و جانشین شیخ الفقیر والحدیث حضرت مولانا محمد انظر شاہ کشمیری بھی رحلت فرمائے۔ ان اللہ و انا الیہ راجعون

قطار الرجال کے اس دور میں حضرت انظر شاہ صاحب کی رحلت دینی و علمی حلقوں کے لیے گہرا صدمہ ہے۔ اُن کی جدائی کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عالی نسبت شخصیت کو جامع الصفات بنایا تھا۔ وہ اپنے عظیم والد ماجد کی مندرجہ علم و تقویٰ کے وارث تھے اور انہوں نے ”دانش کدہ انوری“ کو پوری آن اور شان کے ساتھ آباد و شادر کھا۔ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے علمی و روحانی فیض کی جھلک اور چمک ان کی صورت اور سیرت میں نمایا تھی۔ مولانا انظر شاہ کشمیری رحمہ اللہ علماء حق کی روایات کے امین، قافلہ حریت کے پاسبان، دینی مدارس اور دینی و قومی تحریکات کے سرپرست و محسن تھے۔ اُن کے انتقال سے یوں تو مسلک علماء دین بند سے وابستہ تمام حلقة غزدہ ہیں لیکن مجلس احرار اسلام ہند اور پاکستان کی قیادت اور کارکنان کے لیے خاص طور پر یہ بہت گہرا صدمہ ہے۔ مولانا انظر شاہ صاحب رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام ہند کے سرپرست بھی تھے۔ اور یہ نسبت انہوں نے اپنے والد رحمہ اللہ کی ابتداء میں اختیار کی تھی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مجلس احرار اسلام کے قیام (۱۹۲۹ء) کے پس منظر میں حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری کی تحریک و تجویز اور مکمل سرپرستی و رہنمائی تھی۔ مولانا انظر شاہ کے بقول:

”وہ قادیانیت کو اسلام کے خلاف سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ سمجھتے تھے۔ اس فتنے کی سرکوبی اور محابہ واستیصال کے لیے انہوں نے پوری طاقت سے مجلس احرار اسلام کو کھڑا کیا۔ ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے ہاں انہیں خدام الدین کے سالانہ جلسہ لاہور میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ”امیر شریعت“ منتخب کیا اور تحفظ ختم نبوت کے لیے پانچ سو علماء سمیت حضرت بخاری کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر حضرت امیر شریعت اور اُن کی جماعت مجلس احرار اسلام ۱۹۳۲ء میں قادیان میں داخل ہوئی اور فتنہ قادیانیت کے تاریخ پوک کھیر کر کر کھدیئے۔“

شیخ البند حضرت مولانا محمود حسن (اموی قرشی) نے اپنے شاگردوں میں علمی اور تحریکی صفات پیدا کر کے انھیں قیادت و سیادت کا اہل بنایا اور فخر کے ساتھ انھیں قوم کے سامنے پیش کیا۔ شیخ البند کے اکثر شاگرد اپنے اپنے شعبوں میں

ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" ملتان

جنون 2008ء

شصیت

پاک و ہند میں معروف ہوئے اور انھوں نے ہر مجاز پر دین حق کے تحفظ و استحکام کے لیے جہاد کا حق ادا کیا۔ حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ بھی شیخ الہند کی عظیم الشان انشائیوں میں سے ایک منفرد اور بآمال نشانی تھے۔ حسن اتفاق سے علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد بھی رتبہ کمال پر پہنچ۔ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ان کے باقاعدہ شاگرد تو نہ تھے مگر ان سے علمی و روحانی فیض جس ذوق و شوق اور خلوص سے حاصل کیا وہ بے مثال ہے۔ حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے انھیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لیے باقاعدہ چنا اور تازیت ان کی سرپرستی فرمائی۔ رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمہ اللہ بھی ”آستانہ انوری“ کے فیض یافتہ تھے۔ انگریزی استعمار اور قادیانیت کے خلاف ان کے ایمانی جذبات کو چنگاری سے شعلہ بجوانہ بنانے میں حضرت انور شاہ کی تربیت و توجہ کا فرماتھی۔

مولانا انظر شاہ کشمیری 1980ء کے عشرہ میں پاکستان تشریف لائے اور جامعہ خیرالمدارس ملتان کی جامع مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد انھوں نے خطاب فرمایا۔ اسی موقع پر پہلی بار مجھے ان کی زیارت کرنے اور خطاب سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ چہرے پر خشونت کی بجائے بشاشت تھی اور دوران گنتگو مستقل مکراہٹ ان کے لوگوں کی زیست تھی۔ آنھیں شرم و حیا کے نشہ سے محمور اور جرأت ایمانی کے نور سے منور، ایک تقریر مسلسل، تصنیع اور تکلف سے مُبرّا، ہر طرح سے مربوط و مکمل، قرآن کی تفسیر، حدیث کی تشریع، فہمی جزئیات، بر جستہ اشعار، بھل ضرب الامثال، لاطائف و ظرافت اور بذل الخی سے مزین، اکابر کے ایمان افرزو و اقطاعات، پند و نصائح کا بخراج موج، اردو ادب کے خوبصورت اور مختصر شاہ کار جملوں سے مرصع و مجمع اک تقریر دل پذیر تھی جس نے سامعین کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے کر محمور کر کھا تھا۔ انھیں دیکھ کر اور ان کی تقریر سن کر سوچتا ہا کہ میٹا ایسا ہے تو ان کے والد علامہ انور شاہ کیسے ہوں گے، جن سے علماء تو متاثر تھے ہی مگر جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور ان کے سرخیل علامہ اقبال بھی ان کے علم و فضل اور تقویٰ کے گرویدہ و معرفت تھے۔ یہ انور شاہ ہی تھے جن کی نگاہ برق صفت کی اک تخلی نے اقبال کے دل کی دنیا بدل ڈالی اور فکر و نظر کو صراط مستقیم پر گامزن کر دیا۔ قادیانیت کے بارے میں اقبال کے نقطہ نظر میں تبدیلی حضرت انور شاہ کا ہی فیض تھا۔ اقبال نے انھی کے بارے میں کہا تھا:

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

مولانا انظر شاہ کشمیری پاکستان کے دورہ میں جتنی مرتبہ ملتان تشریف لائے تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے فرزندوں سے ملنے کے لیے خاص طور پر وقت نکال کر ان کے ہاں تشریف لائے۔ حضرت امیر شریعتؒ کے بڑے فرزند حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ تو اپنے ابا جی کے گھر میں رہائش پذیر رہے اور دوسرے فرزند مولانا سید عطاء الحسن بخاری رحمہ اللہ کچھ فاصلے پر داربی باشم میں مقیم تھے۔ مجھے یاد ہے کہ مولانا انظر شاہ رحمہ اللہ دونوں گھروں میں تشریف لائے۔ دو تین برس قبل وہ جامعہ خیرالمدارس کے سالانہ جلسے میں تشریف لائے تو حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مدظلہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ چنانچہ دونوں حضرات داربی باشم میں تشریف لائے۔ ابن امیر شریعت حضرت

ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" ملتان

جنون 2008ء

شصیت

پیر حجی سید عطاء الحبیم بخاری مدظلہ نے اُن کا استقبال کیا۔ دونوں بزرگوں نے علماء، طلباء اور عوام سے خطاب کیا۔ عصر سے مغرب تک وقت ہی کتنا ہوتا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ نصف نصف گھنٹے کے خطاب میں دونوں بزرگوں نے علم و عرفان کی بارش کر دی۔ مولانا انظر شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی تقدیر میں احراری خطابت کی تمام صفات بدرجہ اتم موجود تھیں۔ تاریخ و سیاست، اکابر علماء حق کی جدوجہد، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور اکابر احرار کا فتنہ قادیانیت کے خلاف مجاہد ان کردار اور حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کی طرف سے ان حضرات کی سرپرستی کے حوالے سے ایک زبردست تقریبی جس کی گونج آج بھی کانوں سے ٹکر رہی ہے۔

جائشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اب جی نے نصیحت فرمائی تھی کہ: ”بیٹا! حضرت شاہ صاحب اور ان کے خاندان کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ حضرت انور شاہ اور ان کا خاندان ہمارے محسن ہیں۔“ فرماتے: الحمد للہ تب سے حضرت شاہ صاحب اور ان کا خاندان میری دعاؤں میں شامل ہے۔ مولانا انظر شاہ کشمیری ہمارے لیے تو نجیب الظرفیں تھے یعنی حضرت انور شاہ صاحب کے فرزند اور حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے مرید۔ حضرت امیر شریعت اور ان کی جماعت مجلس احرار اسلام پر ان دونوں بزرگوں کی بے پناہ شفقت تھی۔ احرار کی تقریباً تمام قیادت حضرت رائے پوری سے بیعت تھی۔ احرار حلقہ انہیں ”مرشد احرار“ کے قبضے پر یاد کرتے تھے۔

مولانا انظر شاہ صاحب[ؒ] کے انتقال کی خبر میرے چھوٹے بھائی پروفیسر سید محمد ذوالفکل بخاری نے سعودی عرب سے فون پر دی۔ میں نے فوری طور پر مجلس احرار اسلام ہند کے امیر مولانا محمد عثمان لدھیانوی (ثانی) کو لدھیانہ فون کر کے احوال معلوم کیے۔ اُن سے اور مولانا محمد عثمان لدھیانوی سے تعزیت کی اور حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کے فرزند مولانا احمد حضرت شاہ صاحب مدظلہ کار اب طب نمبر معلوم کیا۔ کچھ دیر بعد ان سے رابطہ ہوا تو انہوں نے کمال صبر اور حوصلے کے ساتھ حضرت انظر شاہ صاحب کے حالات بھی بتلائے اور ہماری تعزیت بھی قبول فرمائی۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء الحبیم بخاری مدظلہ نے مولانا احمد حضرت شاہ صاحب سے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا:

”حضرت علامہ انور شاہ صاحب رحمہ اللہ اور آپ کا پورا خاندان مجلس احرار اسلام اور خاندان امیر شریعت کے محسن ہیں۔ آپ کے دادا جان اور آپ کے والد ماجد نے ہم نقیروں کے سرپرہاتھ رکھا اور بے پناہ احسانات فرمائے۔ مولانا انظر شاہ[ؒ] اپنے علم و فضل میں باکمال اور حضرت انور شاہ کی صفاتِ علمیہ و روحانیہ کا پرتو تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ (آمین)“

مولانا انظر شاہ کشمیری ۱۹۲۷ء/شعبان ۱۳۴۷ء کو دیوبند پیدا ہوئے۔ اُن دونوں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری جمعیت علماء ہند کے اجلاس میں شرکت کے لیے پشاور آئے ہوئے تھے۔ دیوبند والپی پر جیٹی کی

ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" ملکان

جنون 2008ء

شخصیت

ولادت کی خوشخبری ملی۔ اول تا آخر تمام تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی اور ۱۹۵۳ء میں دورہ حدیث کی تکمیل کی سندھی۔ نیز پنجاب یونیورسٹی سے الیف اے، عربی فاضل، ادیب فاضل کے امتحانات بھی پاس کیے۔ آپ کے اساتذہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، شیخ الادیب حضرت مولانا اعزاز علی، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیادی، حضرت مولانا غیور احمد دیوبندی اور حضرت مولانا سید حسن دیوبندی شامل ہیں۔ پہلے حضرت مدنی سے بیعت ہوئے، ان کے انتقال کے بعد حضرت شاہ عبدالقدیر رائے پوری کی بیعت کی اور آخری دور میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے بیعت ہوئے۔ حضرت خواجہ صاحب مظلہ نے خلافت بھی عطا فرمائی۔ دارالعلوم دیوبند میں ۱۹۵۲ء سے ۱۹۸۱ء تک مدرسیں کے فرائض انجام دیئے اور حضرت قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ کے معتمد خاص ہونے کے ساتھ ساتھ ناظم تعلیمات بھی رہے۔ ۱۹۸۱ء میں دارالعلوم جدید (وقف) قائم ہوا تو اس میں مدرسیں شروع کردی۔ دارالعلوم وقف میں آپ استاذ تفسیر و حدیث اور نائب ناظم تعلیمات تھے۔ زندگی کے اختتام تک یہیں مدرسیں فرماتے رہے۔ آپ نے ۷۵ سال تفسیر، حدیث اور فقہ پڑھائی۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ آپ کی تصاویف درجہ سے زیادہ ہیں۔ جن میں عربی تفاسیر کے تراجم اور حواشی، سوانح حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، لولوے لالہ (آپ بیتی) اور حیات سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام معروف ہیں۔ ابتدائی عمر میں شاعری بھی کی لیکن پھر ترک کر دی۔ ”یورچ“، ”تلاص“ کرتے۔ آپ کا شعری ذوق بہت بلند تھا۔ اساتذہ کے سینکڑوں اشعار از بر تھے۔ بھائیوں میں آپ سب سے چھوٹے اور تیسرے نمبر پر تھے۔ سب سے بڑے بھائی مولانا محمد از جہ شاہ صاحب رحمہ اللہ تھے۔ عالم ادیب، صحافی اور شاعر تھے۔ ماہنامہ ”طیب“ دیوبند سے نکالتے رہے۔ متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ شخصیات کے ذکرہ پر مشتمل ”یادگارِ زمانہ ہیں یہ لوگ“ معروف کتاب ہے۔ دوسرے بھائی مولانا محمد اکبر شاہ صاحب رحمہ اللہ تھے جو دوران تعلیم، دارالعلوم دیوبند میں ۱۸ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ کے اکلوتے فرزند و جانشین مولانا محمد خضراء شاہ صاحب دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں اور چھھے بیٹیاں ہیں۔ آپ مجلس احرار اسلام ہند کے سرپرست تھے اور تحفظ ختم نبوت کے مشن میں پوری توانائی کے ساتھ جدوجہد میں مصروف تھے۔ ہندوستان میں فتنہ قادیانیت کی تیخ کنی اور محاسبہ و تعاقب کے لیے مجلس احرار اسلام کو منظم کیا۔ اس باب میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ وہ گزشتہ چند ماہ سے شدید علیل تھے۔ انہوں نے ۱۹ اریجع الشانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۶ اپریل ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ ابجے دن گنگا رام ہسپتال دہلی میں داعی اجل کو لبک کہا۔ اسی روز بعد نماز عشاء دارالعلوم میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مظلہ نے اپنے رفیق اور معتمد کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ چچاں ہزار افراد جنازہ میں شریک ہوئے اور ۱۲ ربیعہ شب تاریخی قبرستان دارالعلوم دیوبند میں اپنے عظیم والد ماجد علامہ محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ کے دائیں پہلو میں آسودہ خاک ہوئے۔

حق تعالیٰ آپ کے مرقد پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور حسنات قبول فرمائے اعلیٰ علیہم میں جگد عطا فرمائے۔ (آمین)